www.abdulhaq.info/articles/reports
Paigham Sulh, 7 July 1923, p. 4

دن پھر دفتر اخبار نوید بلند شہر میں قیام کیا، ایڈیٹر اخبار نوید بلند شہر سے دیر تک مولوی صاحب تبادلہ خیالات کرتے رہے، معززان بلند شہر نے استدعا کی کہ آج مورخہ ۲۷ جون ۔ شام کے وقت بلند شہر میں وعظ فرمائیں ۔ چونکہ اس رات کو دوبارہ سکندر آباد میں وعظ کا اعلان ہوچکا تھا، لہذا ۲۸ جون کو شام کے وقت وقت مقرر کیا گیا اس کے بعد بلند شہر سے واپس آگئے اور رات کو جامع مسجد میں پھر وعظ فرمایا۔ مضمون کا عنوان "مذہب اسلام کا دیگر مذاہب سے مقابلہ" تھا، حاضرین کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی، جس میں بعض ہندو احباب بھی شامل تھے، جناب مولوی صاحب کی تقریر نے ایک رنگ جما دیا، اور حاضرین پر عالم وجد کا سماں بندھ گیا،

ہمارے کام میں جناب حکیم محمد سعید صاحب نے نہایت ہی فراخدلی سے مدد دی، اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آپ نہایت ہی شریف النفس اور اعلےٰ پایہ کے انسان ہیں۔ اور شہر میں ان کی نہایت عزت و وقعت ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی اس عزت و اقتدار میں روز افزوں ترقی دے، آمین، والسلام

مولوی عبد الحق صاحب پشاور میں

شیخ ہدایت اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ مولوی صاحب کے چھ لیکچر شہر پشاور اور صدر بازار میں بڑی کامیابی سے ہوئے دو لیکچر سر بازار شہر پشاور قاسم علی خان صاحب کی مسجد میں اور دو اسلامیہ کلب کے بڑے ہال میں ہوئے۔ سامعین کا اسقدر ہجوم تھا کہ لوگ پروانہ وار سننے کے مشتاق تھے۔ ہال اور مسجد کھچا کھچ بھر جانے کے علاوہ بڑے بازار قصہ خوانی میں بڑی بڑی سو سو گز کی چٹائیاں بچھا کر لوگ بیٹھے ہوئے تھے بہرحال اہل پشاور نے جو کہ فرانٹیر کا ایک ناکہ اور شہر سبز اہل اسلام کے نام سے مشہور ہے مولوی صاحب کے لیکچروں کو زینت دینے اور کامیاب بنانے میں بلا امتیاز مذہب وملت کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ خصوصاً ہمارے چند نوجوان خلافت کمیٹی پشاور کے ممبروں نے والنٹیر بنکر مولانا موصوف کی خصوصاً اور مخلوق خدا کی عموماً جملہ ضروریات کے مہیا کرنے اور استعمال میں بڑی امداد کی ہے جسکے لئے وہ خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔

۲۵ - ۲۶ جون کو صدر بازار کا لیکچر تجویز ہوا۔ مگر صدر بازار میں چونکہ بوجوہات چند در چند مسلمانوں کا آجتک کبھی لیکچر نہیں ہوا تھا، اسلئے میرے لئے اس صدر کے ساتھ بڑی بڑی مشکلات پیش آئیں۔ اول اول میرے چند احباب نے محض نیک نیتی اور کسی خاص مصلحت کی بنا پر میری سخت مخالفت کی اور کہا کہ چونکہ یہ فرانٹیر اور چھاؤنی ہے۔ اسلئے علاوہ اسکے کہ یہ ایک فضول کار ہے جس سے کوئی احسن نتیجہ مترتب ہونیکی امید نہیں بغیر اجازت حکام وقت کے مناسب نہیں چونکہ میں صدر میں اپنی رائے کا اکیلا اور یہ سارا بوجھ برداشت کرنے کے ناقابل تھا۔ خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے میری امداد کے لئے تین نوجوان صالح لڑکے تیار کر دئے چنانچہ ہم نے باہم مشورہ کر کے جناب کنٹونمنٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر کی خدمت میں مولوی عبد الحق صاحب کے دو لیکچروں کے لئے دو روز کی درخواست لکھی۔ اول اس درخواست پر برادرم مشتاق حسین صاحب نے جو ایک صالح نوجوان ہے۔ اور اسلام کی خدمت میں تن من دھن سے ہر وقت مستعد اور تیار رہتا ہے (خداوند کریم اسکا حامی اور ناصر ہو) اور ہمیشہ اسے ہمیشہ خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے، جناب انسپکٹر صاحب ... صاحب بہادر پولیس سے اسی درخواست پر دو لیکچروں کے لئے منظوری لی جس پر جملہ افسران مندرجہ بالا نے نہایت کشادہ دلی اور وسعت قلبی سے بلاچون وچرا درخواست پر حکم لکھ دیا کہ ہمکو کوئی اعتراض نہیں۔ اس منظوری کے بعد درخواست مذکور ایک دفعہ مسلم ایسوسی ایشن صدر بازار میں پیش ہوئی۔ چونکہ لیکچر کے لئے ایک بڑے وسیع میدان کی جو کہ صدر بازار میں واقع ہے اجازت لی گئی تھی کمیٹی میں بڑی مخالفت اور بحث مباحثہ کے بعد یہ فیصلہ قرار پایا کہ یہ لیکچر بجائے اس میدان کے سیٹھ رحمت اینڈ سنز کی کوٹھی کے صحن میں ہو جو کہ اس میدان سے کچھ کم نہیں مگر یہ مخالفت اور تبدیلی مکان ہمارے لئے ایک رحمت اور آرام کا موجب ہوا کیونکہ اس میدان کے لئے جس بھائی نے جملہ فرش فروش و دیگر انتظام کا ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اس نے

وقت پر خدا معلوم کیوں کچھ سرد مہری اور پہلو تہی کردی۔ خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اگر یہ مخالفت ہو کر سیٹھ رحمت اینڈ سنز کی کوٹھی تجویز نہ ہوتی تو علاوہ ہم پر ہنسی مخول ہونے کے ہماری ساری محنت اکارت جاتی۔ اور ہم صدر اور شہر میں نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے۔ مگر چونکہ ہماری کوئی ذاتی غرض نہ تھی محض اللہ تعالےٰ کا جلال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور عزت دنیا میں قائم کرنا تھی۔ اسلئے خداوند کریم نے ہماری امید سے بہت زیادہ نصرت اور دستگیری فرمائی۔ میں نے مالک کوٹھی سیٹھ عبد الروف صاحب سے یہ ماجرا بیان کیا۔ سیٹھ صاحب نے خدا ان کو جزائے خیر دے۔ اور جملہ آفات سے اپنے امان میں رکھے نہایت خندہ پیشانی اور کشادہ دلی سے مجھے تسلی دی اور اسی وقت اپنے تمام بچوں اور ملازموں کو حکم دیا کہ سب کام چھوڑ دو اور تمام صحن اور برآمدہ وغیرہ کا سامان ایک طرف جمع کر کے صاف کرو۔ چنانچہ ایک گھنٹہ میں سب جگہ صاف کرا کر کثرت پانی کا چھڑکاؤ کرایا گیا۔ اور تمام صحن وغیرہ میں بجائے دریوں کے تخمیناً پچیس تیس ہزار روپیہ کے قالینوں کا فرش بچھایا گیا۔ چاروں طرف فرش سے ایک لائن کرسیوں کی لگائی گئی۔ اور وسط صحن میں جناب مولوی عبد الحق صاحب کے لئے ایک تخت بچھایا گیا جس پر ایک ہزار روپیہ کا ایرانی قالین زیب تخت تھا۔ کوٹھی میں مسجد اور ٹھنڈا چاہ موجود تھا۔ ادھر مشتاق حسین صاحب نے ایک گاڑی کیلے اور کھجور کی سبز شاخیں منگوالیں جن کو ان ہر چہار صالح نوجوانوں نے جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے نہایت محنت اور جانفشانی سے دروازہ تیار کرایا اور شیخ عبد الرحمن صاحب نے جو کہ ایک اہلحدیث مگر نہایت نیک اور متقی آدمی ہیں۔ اپنے ایک دوست سمندر خان صاحب کی امداد سے ایک نہایت خوبصورت بورڈ تیار کر کے اس پر نہایت خوشخط مندرجہ ذیل عبارت لکھ کر سیٹھ صاحب کی کوٹھی کے باہر کے بڑے دروازہ پر جو کہ سبز پتوں اور شاخوں سے آراستہ تھا لٹکا دیا۔ لیکچر مولوی عبد الحق صاحب برہمچاری اسلام اور ویدک دھرم کے عقائد پر آج ۶ بجے شام سے شروع ہوگا۔ لیکچر گاہ میں بڑے بڑے قیمتی قالینوں سے آراستہ تھا۔ چاروں طرف چوکیوں کی لائن اور جابجا بجلی کے پنکھے لگائے گئے تھے۔ جناب مولوی غلام حسن خان صاحب آنریری مجسٹریٹ پشاور صدر جلسہ بنانے کی تجویز کی گئی تھی۔ مگر جناب مولانا کے کسیقدر دیر میں پہنچنے کے باعث بمشورہ جناب سیٹھ عبد الرؤف صاحب۔ ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب مرحوم کے فرزند ارجمند کلاں صدر تجویز کئے گئے۔ اور لیکچر تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول اکرم پڑھنے کے بعد ۶ بجے سے شروع ہوکر ساڑھے آٹھ بجے تک نہایت امن سے ہوتا رہا گرمی کی شدت کے باعث مسلمانوں کے لئے سردپانی۔ ہندو برادران وطن کے لئے مشتاق حسین صاحب نے اپنی فیکٹری سے ... لیمونیڈ کی بوتلیں منگوا کر تواضع کی اور لیکچر بخیر و خوبی نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا اور دوران لیکچر میں ایک پنڈت صاحب جن کی عمر ساٹھ سال سے اوپر ہے معہ اپنے شاگرد کے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اللہ تعالےٰ ہر دو صاحبان کو استقامت عطا فرمائے آمین۔

اب دوسرے روز ۲۶ جون کا لیکچر اپنی شان و شوکت میں ایک عجیب نرالا اور اہل پشاور اور صدر کے لئے ایک یادگار رہیگا۔ اسقدر مخلوق چار بجے شام سے آنا شروع ہوئی کہ ۵ بجے تمام کوٹھی اور صحن وغیرہ بلکہ باہر دروازہ تک تل دھرنے کی جگہ نہ رہی لیکچر ٹھیک پانچ بجے شروع ہوا۔ باوجود ہمارے مکمل انتظام کے خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب اور قرآن کریم کی صداقت اور جلال ظاہر کرنے کے لئے ٹھنڈی ہوا اور آسمان کو حکم دے دیا کہ ابر کا سایہ کردے چنانچہ ۲۵ اور ۲۶ جون کو خاصکر لیکچر کے وقت ٹھنڈی ہوا اور ابر کا سایہ رہا۔ صرف یہ الٰہی آسمانی امداد ایک حق جو کے لئے کافی سے زیادہ نشان ہے۔ مولانا صاحب کا سادہ مگر مدلل آسمانی کتب سائنس اور فلسفہ کے حوالہ جات سے لیکچر کیا تھا۔ ایک صوفیہ کرام کی مجلس تھی صدر لیکچر میرے نزدیک کرسی پر رونق افروز تھے۔ محویت اور لیکچر کے سننے کا اسقدر اشتیاق تھا کہ صدر صاحب کو ہرگز ایک دفعہ بھی سائے لیکچر میں جو کہ ۳ - ۵ گھنٹہ تک برابر ہوتا رہا۔ لوگوں کو خاموش وغیرہ کرانے کی تکلیف کرنی نہیں پڑی۔ ہاں دوران لیکچر میں ایک آریہ صاحب نے

دو معمولی اعتراض کئے جس کا جواب مولوی صاحب نے اسقدر دندان شکن دیا کہ پھر دوبارہ کسیکو جرآت نہ ہوئی۔ مگر چند ایک آریوں نے کہا کہ ہم ان اعتراضات کا جواب کل اپنے مندر میں جو کہ ہماری لیکچر گاہ کے بالمقابل ہے دینگے۔ چنانچہ بعد لیکچر ہماری طرف سے وقت و شرائط وغیرہ طے کرنیکے لئے مندر میں معہ میر مدثر شاہ صاحب کے چند آدمی گئے۔ مگر آریہ صاحبان نے کہا کہ چونکہ یہ سرحد اور چھاؤنی ہے اسلئے ہم اس جگہ مباحثہ کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ بعد ازاں دو تین روز تک بہت کچھ بیچ و تاب کھاتے رہے اور طرح طرح کی بے پرکی خبریں اڑاتے رہے کہ مولوی صاحب کی زبان بندی ہو گئی ہے۔ مولوی صاحب کو ۲۴ گھنٹہ کا نوٹس دیا گیا ہے کہ پشاور سے چلے جائیں۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ برادران وطن نے ایک بڑی سخت رپورٹ حکام وقت کو مولوی صاحب کے برخلاف کی ہے۔ مگر چونکہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر بڑے عقلمند۔ دور اندیش اور فہمیدہ افسر ہیں۔ انہوں نے رپورٹ مذکور کو غلط اور خلاف واقعہ سمجھکر ردی کی ٹوکری میں ڈالدیا۔

فتنہ ارتداد اور صوفیائے کرام

کفر اسلام سے درپے انتقام ہے، باطل نے حق کو اعلان جنگ دے دیا ہے ظلمت نور پر غالب آنا چاہتی ہے، ابنائے کفر نے ہندوستان بھر کے لئے شدھی سبھا قائم کی ہے، تاکہ ہندوستان کے سات کروڑ کے قریب فرزندان اسلام کو خاکم بدہن مرتد بنا کر ہندوستان میں ہمیشہ کیلئے اسلام کو فنا کردیں۔

کفر آمادہ ہے پھر تجدید بدعت کے لئے

دہلی۔ آگرہ، متھرا وغیرہ اور ان کے اطراف میں فتنہ ارتداد کے شعلے اٹھ رہے ہیں۔ اور قصر اسلام کے ایمہ ور کو جلا دینے کی دھمکی دے رہے ہیں، چار لاکھ فرزندان اسلام کو جو لحاظ عقاید و اعمال کے کمزور ہیں، کوشش کی جارہی ہے، کہ کھینچکر ارتداد کے آتشکدہ میں ہمیشہ کے لئے ڈال دیا جائے۔ اور اس طرح اسلام کے قلب پر ایک کاری ضرب لگائی جائے، اس کے بعد مجروح اور درد مند اسلام کو زار و نزار بنا کر اور سسکا سسکا کر ہندوستان میں فنا کر دیا جائے۔

یہ فتنہ یعنی فتنہ ارتداد چودہویں صدی کے نہایت عبرتناک نمونوں میں سے ایک ہے، اپنے ہولناک اثرات کے لحاظ سے کوئی معمولی چیز نہیں ہے مسئلہ ارتداد در اصل ہندوستان میں دشمنان اسلام کی تعداد جو پہلے ہی سے بہت زیادہ ہے اور مسلمان جو اعداد و شمار میں پہلے ہی سے کم ہیں اور بھی کم ہو جائیں گے،

بہت سے سادہ لوح مسلمان اس معاملہ کو ایک معمولی بات خیال کرتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ حد درجہ کے ناعاقبت اندیش ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ ملکانوں کے ایک حصہ کے جو پکے سچے مسلمان نہیں ہیں مرتد ہو جانے سے اسلام کا کوئی نقصان نہیں اول تو یہی ان کی سخت غلطی ہے، جو ملکانوں کو اس قدر سبک خیال کرتے ہیں۔ وہ لاکھ ناقص سہی ہیں، تو مسلمان ایک نالائق سے نالائق مسلمان کا بھی اسلام کی فرزندی سے نکل جانا اسلام کے لئے صدمہ عظیم کا باعث ہے، دوم یہ کہ یہ خیال کرنا کہ اس فتنہ کا اثر ملکانوں تک محدود رہیگا انتہا درجہ کی ناعاقبت اندیشی ہے، اس سلسلہ میں امور مفصلہ ذیل از بس قابل غور ہیں:۔

(۱) ملکانوں کی قوم ایک طاقتور اور بارسوخ قوم ہے، جن مواضعات میں یہ آباد ہے، وہاں اس کا خاص اثر ہے، اور ان کی مالک اکثر یہی قوم ہے، دیہات اور قریات میں گاؤں کا مالک بمنزلہ ایک آزاد حکمران کے ہوتا ہے، اور اکثر جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور دوسروں سے کرواتا ہے، اب خیال فرمایئے کہ اگر خدانخواستہ ملکانے مرتد ہوگئے۔ تو ان مسلمانوں کی جو ان کے علاقوں میں آباد ہیں، اور عام طور پر ان سے ہر طرح کمزور ہیں، وہ کیسے کیسے دینی و دنیاوی خطرات میں محصور ہو جائیں گے۔ کہ ان کی عافیت تنگ ہو جانے کی اور ان کا مسلمان رہ کر زندہ رہنا دشوار ہو جائے گا،

(۲) دنیا کی کم و بیش ہر شئے کا دستور ہے۔ کہ وہ اپنے گرد و پیش کے حالات سے متاثر ہوتی ہے، ملکانوں کا مرتد ہونا دوسرے مسلمانوں کے لئے قطعاً بے اثر نہیں ہوسکتا۔ جہالت اور نادانی ملکانوں میں خاص نہیں ہے، دوسری مسلمان قومیں بھی اس مرض میں مبتلا نہیں ہیں پھر کیا یہ قرین قیاس نہیں ہے۔ کہ دوسری مسلمان قومیں بھی ملکانوں کی